سوال

(304)وراثت کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ سید نورحسین دریافت کرتے ہیں ایک آدمی فوت ہوگیا اس کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بھائی اور ایک بہن ہے اس کی وراثت سے ورثاء کو کتنا کتنا حصہ ملے گا؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہوکہ صورت مسئولہ میں دونوں بیٹیوں کو3/2ملے گا باقی 3/1 بہن بھائی اس طرح تقسیم کریں گے کہ ایک بھائی کو بہن سے دوگنا ملے ارشاد ربانی ہے۔''اگر اولاد میت لڑکیاں ہی ہوں(یعنی دویا9 دو سے زیادہ تو کل ترکہ میں سے ان کا دوتہائی ہے۔''(4/النساء:11)

بہن بھائیوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اوراگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔''(4/النساء:176)

سہولت کے پیش نظر کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے پندرہ حصے کرلیے جائیں 3/2 یعنی دس حصے دونوں بیٹیوں کو اور باقی میں سے دو دو حصے دونوں بھائیوں کو اور ایک بہن کو دے دیا جائے۔ وھوالموفق للصواب

میت 3/15دو بیٹیاں10(5+5)دو بھائی 2+2ایک بہن 1

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:327